ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 8 جولائی 2002ء 26 ربیع الثانی 1423 ہجری - 8 وفا 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 152

جانی دشمن جانثار بن گیا

ایک دشمن فضالہ بن عمیر نے فتح مکہ کے موقع پر ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کو طواف کعبہ کے وقت شہید کر دے۔ جب وہ حضورؐ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا تم کس ارادے سے آئے ہو۔ اس نے کہا ذکر الٰہی کر رہا ہوں۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا اللہ سے استغفار کرو۔ پھر آپؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ فضالہ کا بیان ہے کہ جب حضورؐ نے میرے سینے سے ہاتھ اٹھایا تو اللہ کی مخلوق میں سے حضورؐ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہ تھا۔

(سیرت ابن ھشام۔ ذکر اسلام فضالہ۔ جلد 2 ص 417)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انبیاء علیہم السلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔ کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔

آپؐ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں، نہایت تعریف کیا گیا۔ محمد وہ ہوتا ہے جس کی زمین و آسمان پر تعریف ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کے لوگوں نے ان کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا نہیں ذلیل سمجھا اور بخیال خویش ذلیل کیا، لیکن آسمان پر ان کی عزت اور تعریف ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور راستباز ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی تعریف کرتی ہے۔ ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے، مگر آسمان ان پر لعنت کرتا ہے۔ خدا اور اس کے فرشتے اور مقرب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تعریف نہیں کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے اور یہ فخر اور فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 59)

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ جس سے زمین پر بھی آپؐ کی ستائش ہوئی، کیونکہ آپؐ نے زمین کو امن، صلح کاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوئے ہیں، وہ کسی اور نبی کے نہیں، کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سخاوت ہے۔ لیکن اگر روپیہ نہ ہو، تو اس کا ظہور کیونکر ہو۔ ایسا ہی کسی کو لڑائی کا موقع نہ ملے تو شجاعت کیونکہ ثابت ہو۔ ایسا ہی عفو، اس صفت کو وہ ظاہر کر سکتا ہے۔ جسے اقتدار حاصل ہو۔ غرض سب خلق موقع سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقع ملے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ موقعہ نہیں ملے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے سب کی سب اس کو بخش دیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا۔ کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔ مکہ میں جن لوگوں نے دکھ دیئے تھے۔ جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کر دیتے، مگر آپؐ نے رحم کیا اور لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہہ دیا۔ آپؐ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہو گئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاق فاضلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذات خاص اور عزیزوں اور صحابہؓ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور ناقابل عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپؐ نے سزا دینے کی قوت اور اقتدار کو پا کر فی الفور ان کو بخش دیا، حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی، تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا، مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہ پر موثر ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ اسم بامسمیٰ محمد ہو گئے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور زمین پر آپؐ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ اور آسمان پر بھی آپؐ محمدؐ تھے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 61)

''کفالت یکصد یتامیٰ''

لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کے لئے

ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔ اور اس کے مطابق امانت کفالت یکصد یتامیٰ، خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک/ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق بنائے

''انا و کافل الیتیم کھاتین''

کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آمین۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

تحریک جدید۔ وصیت اور نظام نو

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

''ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔'' (نظام نو ص 130)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انگلش کلاس کا آغاز

وکالت وقف نو کے زیر انتظام واقفین نو بچوں اور بچیوں کو ابتدائی انگریزی بول چال سکھانے کیلئے مورخہ 17 جولائی 2002ء سے دفتر وکالت وقف نو بیت الاظہار میں انگریزی زبان کی کلاس کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ شرکت کے خواہش مند واقفین نو بچے/بچیاں اور دیگر خواتین وحضرات سے گزارش ہے کہ مورخہ 16 جولائی 2002ء کو 7 بجے شام دفتر وکالت وقف نو بیت الاظہار میں انٹرویو کیلئے تشریف لے آئیں۔

(وکالت وقف نو)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

36

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

تمغہ حسن کارکردگی

اللہ تعالیٰ مخلص داعیان الی اللہ کے لئے معجزانہ قدرتیں دکھاتا ہے اور نشان نمائی کے ذریعہ قدم قدم پر ان کی دستگیری کرتا اور دین حق کی صداقت ثابت کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کی متعدد مثالیں مکرم حاجی عبدالکریم صاحب مرحوم آف کراچی کے ایمان افروز حالات میں ملتی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نڈر اور پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ فوجی ملازمت کے دوران مصر میں کافی عرصہ قیام کیا۔ ان کی دعوت الی اللہ کی وجہ سے مقامی پادری نے ان کے افسر کے پاس شکایت کردی۔ افسر نے انتقامی غرض سے ان پر حکم عدولی کا مقدمہ بنا دیا۔ فوجی قوانین میں ایسی صورت میں کم ازکم چھ ماہ قید کی سزا تو یقینی ہوتی ہے۔ بات غیر احمدی مخالفین تک پہنچی تو انہوں نے طنزاً کہنا شروع کردیا کہ دیکھنا اب انہیں ”تمغہ حسن کارکردگی“ ملے گا۔

بالآخر معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ معمولی سی سماعت کے بعد جج نے کہا کہ میں تم کو مجرم قرار دیتا ہوں اور............ ابھی فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ عین اسی وقت کمرہ عدالت میں جج کے افسر اعلیٰ کا فون آگیا کہ اس مقدمہ میں فیصلہ مت سناؤ اور کاغذات میرے پاس لاؤ۔ افسر اعلیٰ نے سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فریقین سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا کرشمہ دیکھئے کہ حضرت حاجی عبدالکریم صاحب احمدی کو افسر اعلیٰ نے فوری طور پر نہ صرف مقدمہ سے بری کردیا بلکہ ترقی دے کر مراعات اور تنخواہ میں اضافہ کی ہدایت کی۔ دوسری طرف ان کے افسر پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے اس کا الاؤنس بند کردیا اور عہدہ میں تنزلی کرکے میدان جنگ میں بھیج دیا۔

حضرت حاجی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ترقی کا اور ان کا افسر اپنی تنزلی کا آرڈر لے کر بیک وقت کمرہ عدالت سے باہر نکلے تو ہر ایک فیصلہ سننے کا مشتاق تھا۔ عدالت کا فیصلہ سن کر کسی کو یقین نہ آتا تھا۔ اپنی توقعات کے بالکل برخلاف جب غیر احمدیوں نے عبدالکریم صاحب کی زبانی ان کی ترقی کی بات سنی تو سمجھے کہ حقیقت میں تو انہیں سزا ہوئی ہے لیکن شائد دماغی توازن ٹھیک نہیں رہا۔ الغرض حاسدوں اور بدخواہوں کی سب تمنائیں خاکستر ہوگئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص داعی اللہ کو اپنی تائید و نصرت کا مزید کرشمہ یہ دکھایا کہ غیر معمولی حالات میں واقعی ان کو حکومت کی طرف سے تمغہ حسن کارکردگی دیا گیا۔ حاجی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ جس تمغہ کا میرے غیر احمدی مخالفین طنزاً ذکر کیا کرتے تھے جب وہ تمغہ مجھے ملا تو میں تحدیث نعمت کے طور پر اسے اپنے سینے پر سجا کر، چند روز کی رخصت لے کر اپنے پرانے دفتر گیا اور انہیں تمغہ دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہ ہے وہ تمغہ جو میرے قادر خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے!

(تبلیغی میدان میں تائید الہٰی کے ایمان افروز واقعات ص36)

انداز بیاں

ایک شخص یہودی تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کرنے کے لئے آیا۔ کسی دوست نے حضور سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ کی تعریف؟ تو حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ یہودی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ کیونکہ اس لفظ یہودی میں حقارت کا مفہوم شامل ہوگیا ہے۔

(مضامین مظہر۔ ص12)

احسان کا اثر

ایک غزوہ میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہوکر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا صحابہ کرامؓ اس کو رسول اللہ کی خدمت میں لائے اور آپؐ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا گیا مگر معجزانہ طور پر مشکیزہ کا پانی ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوا اور ساتھ ہی حضورؐ نے احساناً معاوضہ بھی عطا فرمایا۔

لیکن صحابہ پر اس عورت کے احسان کا یہ اثر تھا کہ بعد میں جب اس عورت کے گاؤں کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اس کے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر اس منت پذیری کا یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنے تمام خاندان کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور وہ سب مسلمان ہو گئے۔

(بخاری کتاب الغسل باب الصعید الطیب وضوء المسلم)

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محو سفر ہو، شام چلو
تم اٹھے ہو تو لاکھ اجالے اٹھے
تم چلے ہو تو برق گام چلو
تم سے وابستہ ہے جہان نو
تمہیں سونپی گئی زمام چلو
(کلام طاہر)

اہالیان ربوہ کی ذمہ داریوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات

خلیفۃ المسیح کے لئے ہر وقت ربوہ رہنا ممکن نہیں وہ کل جماعت کا خلیفہ ہے

ربوہ کی فضا میں پیار ومحبت برقرار رکھنے کا ہر شخص ذمہ دار ہے

نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 1981ء بمقام بیت اقصیٰ ربوہ میں اہالیان ربوہ کو مرکز میں خلیفہ وقت کی عدم موجودگی میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توجہ دلائی۔ یہ ارشادات حضور کے الفاظ میں پیش ہیں۔

خلیفہ وقت حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ساری دنیا کے احمدیوں کا خلیفہ ہے۔ اب اکثر اوقات میں یہاں رہتا ہوں مرکز میں۔ لیکن افریقہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی اور امریکہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی، شمالی امریکہ میں اور جس میں یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ اور کینیڈا شامل ہے۔ اور جنوبی امریکہ میں جو ہیں وہ بھی اور یورپ میں بسنے والے احمدی بھی، افریقہ والے احمدی بھی، آسٹریلیا والے احمدی بھی، انڈونیشیا والے احمدی بھی میری باتوں پر کان دھرتے ہیں، میری نصائح سے فائدہ اٹھاتے، جو (دینی) تعلیم میں ان کے سامنے رکھتا ہوں اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کے مقابلہ میں بہت پیار اور محبت سے وہ رہتے ہیں۔

تو خلیفہ وقت تو ایک جگہ ہی ہوگا جب اکثر اوقات یہ ساری دنیا جو ہے ہزارہا میل سے میری آواز کو سنتی اور پیار اور اخوت کے ساتھ زندگی کے دن گزار رہی ہوتی ہے تو اگر میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر چلا جاؤں تو ربوہ والوں کو یہ حق تو نہیں پہنچتا کہ چونکہ خلیفہ وقت یہاں نہیں ہے اس لئے ایک دوسرے کے خلاف غصے نکال لو۔

پس میری نصیحت یہ ہے کہ کبھی بھی نہ لڑو ایک دوسرے سے مسکراتے چہروں سے ملاقات کرو۔ سلام سے اپنے کلام کی ابتداء کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے جہاں تک طاقت میں ہو تمہاری اپنے حقوق چھوڑ دو۔ بے شک دینے والا تو اللہ ہے وہ دیتا ہے۔ جب دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ آپ کی جھولیوں میں چیز سما نہیں سکتی۔ وہ دیتا ہے افراد کو بھی، وہ دیتا ہے جماعت کو بھی۔ افراد کے متعلق بھی میں مثالیں دیا کرتا ہوں لیکن جماعت تو ہمارا سانجھا مال ہے نا۔ ہر احمدی جو ہے جماعت کا مال اس کا مال ہے۔ اس مال کی برکتیں ہر احمدی کو نظر آنی چاہئیں اور اس کے مطابق اس کی زبان سے ہر آن اور ہر وقت الحمد للہ نکلنا چاہئے۔

............تو خدا تعالیٰ جو ہے وہ بخیل نہیں۔ جو اس کی خاطر اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اسی کا دیا ہوا مال اسے لوٹاتا ہے وہ اللہ اس دنیا میں بھی قرضہ نہیں رکھتا اور اسے دیتا ہے۔ اگر تو آپ نے اپنے رب سے لینا ہے تو لڑ جھگڑ کے اپنے بھائی سے مت لو۔ اگر آپ نے اس کے حکم پر عمل کرنا ہے:۔ (۔)

تو جو آپ کا حق نہیں وہ اپنے حق میں ملا کر سارے مال کو گندا نہ کرو۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنادے گا آپ کو۔ ایسا بنادے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہے انسان۔ وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعہ اسے وہ پہنچ رہا ہے۔ اس مادی دنیا کا وہ کون سا چشمہ ہے جس کا دہانہ خدائے رزاق کے جو جلوے ہیں ان سے زیادہ چوڑا ہو۔

تو جہاں سے آپ کو بہت زیادہ مل سکتا ہے۔ وہاں سے لینے کی کوشش کریں اور ہمیشہ ہی پیار اور محبت سے رہیں۔ ربوہ کو تو مثال بننا چاہئے دوسروں کے لئے اس واسطے میں آپ کو زور کے ساتھ یہ یاددہانی کروا رہا ہوں۔

میں جب یہاں ہوتا ہوں کئی تکلیفیں بھی اٹھاتا ہوں جذباتی طور پر۔ ذرا ذرا سی بات کی مجھے اطلاع آتی ہے۔ جو احمدی جن کو خدا تعالیٰ نے گند اور اندھیروں سے نکال کر پاکیزگی اور نور کی رفعتوں تک پہنچایا تھا وہ پھر واپس اندھیروں کی طرف جانے کے لئے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس گند میں نہ پڑیں۔ ان اندھیروں کی طرف ان کی حرکت نہ ہو۔ کبھی میں کامیاب ہوتا ہوں۔ کبھی بدقسمتی ان لوگوں کی میں کامیاب نہیں ہوتا لیکن بہرحال یہ کوشش ہے جو میں کرتا ہوں اور اب میں یہ کوشش کررہا ہوں کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا جو ہے وہ محبت اور پیار کی فضا رہے گی اور ہر شخص دوسرے کے دکھوں کو دور کرنے والا ان کے لئے خوش حالی اور بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہوگا۔ دکھ کے ساتھ سامان پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔

(الفضل 8/اگست 1981ء)

علالت کے باوجود

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی باقاعدگی سے تہجد اور نماز باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ اکثر دیکھنے میں آتا کہ آپ علالت کے باوجود باجماعت تہجد اور نماز میں تشریف لاتے اور سنن ونوافل میں دیر تک مصروف رہتے۔

(رفقاء احمد جلد 9 ص 101 از ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بکڈپو ربوہ طبع اول۔ 1961ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی جناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات .... حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب

حضرت مصلح موعود کے قبولیت دعا کے واقعات

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب آف سکندر آباد حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کے چند واقعات تحریر فرماتے ہیں:

موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے

1918ء میں میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب اور سیٹھ اللہ دین ابراہیم بھائی نے اپنے لڑکے فاضل بھائی کو تعلیم کے لئے قادیان روانہ کیا۔ علی محمد نے 1920ء میں میٹرک پاس کرلیا ان کو لندن جانا تھا دونوں لڑکے واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکایک فاضل بھائی کو Typhoid بخار ہوگیا نور ہاسپٹل کے معزز ڈاکٹر جناب حشمت اللہ صاحب اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے جو کچھ ان سے ہوسکا سب کچھ کیا طبیعت درست بھی ہوگئی مگر بد پرہیزی کے سبب پھر ایسی بگڑی کہ زندگی کی کوئی امید نہ رہی جب یہ خبر حضرت (مصلح موعود) کو پہنچی تو حضور خود بورڈنگ میں تشریف لائے اور بہت دیر تک دعا کی اس کے بعد طبیعت معجزانہ طور پر سدھرنے لگی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فاضل بھائی کو نئی زندگی حاصل ہوگئی۔ یقیناً حضرت رسول کریم نے یہ جو فرمایا کہ موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔ یہ حقیقت ہم نے صاف طور پر اپنی نظر سے دیکھ لی۔

اب کوئی علاج نہیں

سوائے دعا کے

اسی طرح ایک اور واقعہ ہوا میری تیسری لڑکی عزیزہ ہاجرہ بیگم کے پیٹ میں یکایک درد ہوگیا۔ ہم نے اپنے قریب رہنے والے سرکاری خطاب یافتہ ڈاکٹر کو جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہے بلوایا۔ انہوں نے دیکھ کر کہا کہ لڑکی کے پیٹ میں پیپ ہوگئی ہے فوراً آپریشن کر کے نکال دینی چاہئے ورنہ جان کا خطرہ ہے۔ وہ دسمبر کا مہینہ تھا۔ مجھے قادیان سالانہ جلسہ پر ایک دو روز میں جانا تھا اور یہاں یہ حالت ہوگئی۔ پھر ہم نے یہاں کے ہاسپٹل کے بڑے یورپین ڈاکٹر کو بلوایا اس نے خوب معائنہ کیا اور کہا کہ نہ پیپ ہے اور نہ آپریشن کی ضرورت۔ ہم سب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر کیا۔ مگر وہ ڈاکٹر اپنی رائے پر ہی اڑا رہا کہ پیپ یقیناً ہے۔ فوراً آپریشن کی ضرورت ہے اس کے بغیر اگر یہ لڑکی بچ جائے تو میں اپنی ڈاکٹری چھوڑ دوں گا۔ مگر ہم نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ میں دوسرے روز قادیان روانہ ہوگیا۔ وہاں سے واپس آنے تک لڑکی اچھی رہی مگر اس کے بعد یکایک لڑکی کی ناف میں سوراخ ہوگیا اور اس قدر پیپ نکلی کہ جس کی کوئی حد نہیں رہی ہم نے پھر اسی ڈاکٹر کو بلوایا جس نے کہا تھا کہ پیپ ہے۔ اب ہم آپریشن کے لئے بھی رضامند ہوگئے مگر اس نے کہا کہ لڑکی کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے اب آپریشن کا وقت نہ رہا۔ اب یہ کیس Hopeless ہوگیا ہم نے دیکھا کہ اب کوئی علاج نہیں سوائے دعا کے۔ میں نے فوراً ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اور دوسرا الفضل کو روانہ کیا اور پھر ایک بار حضور کی دعا کا معجزانہ نتیجہ دیکھا کہ بغیر کسی ڈاکٹری علاج کے صرف ایک معمولی دائی کی دوائی سے میری پیاری لڑکی کامل صحت پا گئی۔

یہ یقیناً پاس ہو کر آئیں گے

حضرت (مصلح موعود) کے ارشاد کے مطابق میں نے اپنے لڑکے علی محمد کو I.C.S کے لئے لندن روانہ کیا۔ وہاں ان کو پہلے M.A کی ڈگری حاصل کرنا ضروری تھا مگر M.A میں اس قدر دیر ہوگئی کہ I.C.S کے لئے موقع نہ رہا M.A کے سات مضامین میں سے چھ تو انہوں نے پاس کر لئے مگر آخری مضمون میں متواتر فیل ہوتے گئے۔ اس لئے وہ بیزار ہو کر واپس گھر آنا چاہتے تھے۔ ان کو سات سال کا عرصہ ہوگیا تھا۔ اس لئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ان کو واپس بلا لینے کی اجازت چاہی مگر حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ان کا نام پاس ہونے والوں کی فہرست میں دیکھا ہے اس لئے انشاء اللہ یہ یقیناً پاس ہو کر آئیں گے۔

میں نے ان کو یہ سارا حال لکھ کر پھر کوشش کرنے کو کہا۔ اس پر انہوں نے پھر ایک بار کوشش کی۔ مگر پھر بھی فیل ہوگئے۔ یہ بے حد پریشان تھے کہ اب آئندہ کیا کیا جائے۔ ان کے استاد کو جب معلوم ہوا کہ پھر فیل ہوگئے تو اس نے تحقیق کی۔ معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کا وہاں کیا کرشمہ ہوا کہ ایک دو روز میں ان کو یونیورسٹی کی طرف سے اطلاع ملی کہ آپ کے فیل ہونے کی خبر غلط تھی آپ پاس ہوگئے ہو۔

یہ بہت خوش ہوئے اور سمجھ گئے کہ محض خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کا خواب پورا کرنے کے لئے ان پر یہ فضل کیا ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ڈگری حاصل کر کے حج کا موقع تھا۔ اس لئے واپس ہوتے ہوئے حج کر کے الحاج علی محمد ایم۔اے بن کر ہم کو آملے۔

مقدمہ سے بریت

سیٹھ جی۔ایم۔ابراہیم بھائی نامی ہمارے ایک ماموں تھے.........ایک بار ہم دونوں سالانہ جلسہ پر قادیان گئے وہاں ہم کو ایک بھوپال کے دوست ملے وہ ہمارے ماموں صاحب جی۔ایم ابراہیم صاحب کا نام سن کر کہنے لگے کہ آپ پر ایک فوجداری مقدمہ تیار ہو رہا ہے اس سلسلہ میں کہ آپ نے وہاں کے ایک بڑے افسر کے خلاف لکھا تھا یہ کیفیت معلوم ہوتے ہی ہمارے ماموں بہت گھبرا گئے۔ مکرم و معظم آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب سے ان کا بہت دوستانہ تھا ان سے ملے آپ نے ان کو بہت تسلی دی۔ مگر یہ مطمئن نہ ہوئے اور حضرت (مصلح موعود) کی خدمت میں اپنا یہ حال سنایا۔ حضور نے ان کے متعلق دعا فرمائی تو خدا تعالیٰ نے تسلی دی عین اسی طرح آگ ٹھنڈی ہوگئی اور سارا معاملہ حل ہوگیا۔

دعا کروا کے کامیاب ہوگئے

ہمارے مکرم دوست جناب سید بشارت احمد صاحب جو جماعت احمدیہ حیدر آباد کے امیر ہیں ان کے ماموں نواب غوث الدین صاحب جو حیدر آباد کے ایک امیر اور جاگیردار تھے ان کے لاولد فوت ہو جانے سے ہمارے سید صاحب اپنی والدہ کی جانب سے منجملہ اور ورثاء کے نواب صاحب کے اسٹیٹ کی تقسیم وغیرہ کے متعلق مختار اور مجاز تھے۔ ان کی ایک بلڈنگ نواب چال نام کی جو بمبئی میں تھی سید صاحب موصوف نے مع دیگر ورثاء ہم سے اس بلڈنگ کی فروخت کے متعلق معاملات شروع کئے۔ تو ہم نے ایک اپنے بمبئی والے رشتہ دار کے ذریعہ اس کے متعلق دریافت کر کے سوا لاکھ روپے میں خرید لی۔ اس خریداری میں ہمارے ایک ماموں سیٹھ الہ دین ابراہیم احمدی بھی شریک تھے ہم نے بلڈنگ صرف اس لئے خرید کی کہ ہم اس کو فروخت کر کے کچھ نفع حاصل کریں۔ ہم کو امید تھی کہ پندرہ، بیس ہزار روپیہ منافع ہو جائے گا۔ میں نے یہ شرط پیش کی کہ ہم اس کے متعلق حضرت مصلح موعود سے دعا کرائیں۔ اور اس کا پانچواں حصہ دعوت الی اللہ کے لئے قادیان روانہ کریں۔ میرے بھائی خان بہادر سیٹھ احمد بھائی نے اور ماموں صاحب نے یہ شرط مان لی مگر ہمارے بمبئی والے رشتہ دار نے نہ مانی خیر اس کے بعد میں نے یہ حقیقت حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لکھ بھیجی۔ اس کے بعد غیر معمولی طور پر اس جائیداد کی قیمت تیز ہونے لگی۔ مجھے حج کے لئے جانا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے بمبئی والے رشتہ دار کو لکھا کہ قیمت خوب تیز ہوگئی ہے اب اسے فروخت کر دو۔ مگر ان کا خیال تھا کہ قیمت اور تیز ہوگی۔ اس لئے ہم اور ٹھہریں یا جس قیمت میں یہ جائیداد مانگی جاتی ہے اس قیمت پر ہم ان کو فروخت کر دیں۔ ہم نے منظور کرلیا اور ہم کو 80 ہزار روپیہ منافع ہوا جس کا پانچواں حصہ سولہ ہزار روپیہ میں نے قادیان روانہ کیا اس کے بعد میں حج کے لئے روانہ ہوا وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے بمبئی والے رشتہ دار سے جائیداد کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قیمت تو ۔ نے ہمارے لئے تیز ہوئی تھی۔ ہمارے فروخت کر دینے کے بعد قیمت کم ہوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ اصل قیمت بھی وصول نہ ہوسکی۔ ہمارے رشتہ دار نے اقرار کیا کہ واقعی آپ دعا کروا کے کامیاب ہوگئے اور میں بہت نقصان میں مبتلا ہوگیا ہوں اس واقعہ کو اٹھارہ سال کا عرصہ گزر گیا ہے اب تک وہ جائیداد بغیر فروخت کے ایسی ہی پڑی ہوئی ہے دیکھو یہ خدا تعالیٰ کا کیسا کھلا کھلا معجزہ ہے ایک ہی معاملے میں تین حصہ دار ہیں۔ دو حصہ دار خدا کے خلیفہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے ذریعہ دعا کرواتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو اسی ہزار کا منافع عطا فرماتا ہے اور اس معاملے کا تیسرا حصہ دار نہ خدا کے خلیفہ کو مانتا ہے اور نہ اس سے دعا کروانے کی پروا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نہ صرف اس کو منافع سے محروم رکھتا ہے بلکہ اس کو اسی کے دو مومن حصہ داروں کو 80 ہزار روپیہ منافع اسی کی جیب سے دلواتا ہے۔

عظیم الشان کامیابی

میرے بھائی خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین کو حضرت (مصلح موعود) کی دعاؤں کا علم ہوگیا تھا اس لئے وہ بھی وقتاً فوقتاً حضور سے دعا کرواتے رہتے تھے۔ اس بار انہوں نے دو اہم معاملات کے متعلق دعا کروائی۔ دونوں امور میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی جس کے نتیجے میں ان کو دو لاکھ روپیہ کا منافع ہوا جس کی خوشی میں انہوں نے حضور کی

خدمت میں بیس ہزار روپیہ کا چیک روانہ کر دیا-

دس کی بجائے پندرہ ہزار منافع ہونے لگا

ہماری تجارتی فرم میں ہم چاروں بھائی مختلف کام دیکھتے تھے .... میں جب سے احمدی ہوا تب سے مجھے حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی تاثیرات کا خوب علم تھا- اس لئے میرے ذمہ جو کام تھا اس کی ترقی کے لئے حضور سے دعائیں کرواتا رہتا تھا- اور حضور کی خدمت میں ماہوار ایک سو روپیہ نذرانہ روانہ کرتا تھا- جس کے طفیل ہماری فرم کو سالانہ اوسطاً دس ہزار روپیہ منافع ہوا کرتا تھا میرے بھائی قاسم علی اہلحدیث ہو گئے اور میری مخالفت شروع کی مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے بلوا کر خوب مخالفت کروائی جس میں میرے غلام حسین بھائی بھی شریک ہو گئے اب یہ دونوں بھائی میں جو کام دیکھتا تھا اس میں دخل دینے لگے اور میں جو ماہوار رقم قادیان روانہ کرتا تھا اس کے متعلق اعتراض کرنے لگے اس لئے میں نے روپیہ بھیجنا موقوف کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری فرم کو جو سالانہ دس ہزار روپیہ منافع ہوتا تھا وہ جاتا رہا بلکہ نقصان ہوتا رہا- آخر وہ وقت آیا کہ ہماری فرم نے یہ تجارت ترک کر دی- تو میں نے اپنے ذمہ لے لی- میں نے حضور سے آگے کے مطابق دعا کروانی شروع کی اور ماہوار آگے جو ایک سو روپیہ روانہ کرتا تھا- اس کے عوض دو سو روپیہ روانہ کرنے لگا- جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم کو سالانہ اوسطاً پندرہ ہزار روپیہ منافع ہونے لگا-

نقصان کے عوض منافع ہوا

اسی تجارتی معاملہ میں میں نے ایک بار دو کنٹریکٹ کئے سولہ سو ٹن مال نوے روپیہ کے حساب سے دینے کا سودا کیا یہ نرخ بہت اچھا تھا- اس لئے اتنا بڑا کنٹریکٹ کر دیا گیا- مگر چند روز میں نرخ 120 ٹن ہو گیا اب سولہ سو ٹن مال دینے میں فی ٹن تیس روپے کے حساب سے اڑتالیس ہزار روپیہ کا نقصان تھا- میں بہت گھبرایا- میں نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں سارا حال لکھا- اور خاص دعا کی گزارش کی- خدا کے فضل سے معاملہ کی صورت ایسی بدل گئی کہ 48 ہزار روپیہ نقصان کے عوض 20 ہزار روپیہ منافع ہوا-

وہ آپ کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے

ہمارے دونوں بھائی جب بڑے اور سمجھدار ہو گئے تب ہم چاروں نے باہمی رضامندی سے ایک شراکت نامہ تیار کیا- جس کی مدت دس سال کی تھی- ہماری فرم کا قدیم سے یہ دستور تھا کہ- ہم تجارت کے نفع نقصان کا حساب ہر ماہ نکالتے تھے ہر چھ ماہ بعد کھاتوں میں درج کیا جاتا تھا پھر سالانہ حساب دیکھ کر ہم سب بھائی دستخط کر کے اس کی تصدیق کرتے تھے اس طرح دس سال ختم ہو گئے جب نیا شراکت نامہ تیار کرنے کا وقت آیا- تو اس وقت دونوں بھائیوں نے انکار کر دیا اور مجھ پر اور خان بہادر احمد بھائی پر ایک ایک لاکھ سے زائد رقم کا مطالبہ کیا جب یہ اختلاف آپس میں دور نہ ہو سکا تو اس کے فیصلے کے لئے تین مشہور و معروف قانون دانوں کا ایک بورڈ قائم کیا- ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ فیس دی گئی میں نے تمام حقیقت صحیح صحیح طور پر سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لکھ کر بھیجی اور خاص دعا کے لئے گزارش کی حضور نے جواب میں فرمایا آپ بالکل بے فکر رہیں آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا- بلکہ آپ کے حق میں فائدہ ہوگا اور اگر بورڈ بھی آپ کو نقصان پہنچانا چاہے تو پھر بھی ہرگز وہ آپ کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے-

یہ معلوم کر کے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ بورڈ جو چاہے سو فیصلہ کر سکتا ہے ان کے فیصلہ کے خلاف اپیل بھی نہیں ہو سکتی پھر ان کو کون روک سکتا ہے سوائے خدا تعالیٰ کے اور ہوا بھی وہی-

بورڈ نے ہم چاروں بھائیوں کی سالانہ حسابات کی تصدیقی دستخطیں بھی دیکھیں پھر بھی انہوں نے اول سے آخر تک ہمارے بھائیوں کے دعوے کی کامل تحقیق کی یہ مقدمہ ایک سال سے زائد عرصہ تک جاری رہا- میرے خلاف 114783 روپیہ کا دعویٰ تھا- مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام کے تمام ڈسمس کر دیئے گئے صرف سفرخرچ کے متعلق 1309 کی ڈگری ہوگئی مگر دوسرے بھائیوں کے خلاف بھی سفرخرچ وغیرہ کی ڈگری ہوئی جس کے نتیجہ میں مجھے 3414 روپیہ کا منافع ہوا-

یہ ساری حقیقت لکھنے کی غرض صرف یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے میرے متعلق جو دعا کی اور حضور کو خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں جو کچھ بتا دیا- وہ حرف بحرف ثابت ہوا صرف ایک بات باقی رہ گئی کہ سالیسٹرز بھی اگر نقصان پہنچانا چاہیں گے پھر بھی ہرگز وہ نقصان نہ پہنچا سکیں گے- اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ہمارے مقدمہ کا فیصلہ ہو جانے کے بعد میں ہمارے تین سالیسٹرز جن میں ایک پارسی صاحب اور دو غیر احمدی صاحبان تھے- تو میں ایک دن اس پارسی صاحب کے پاس گیا- اور ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں نے ہمارے مقدمہ کا جو فیصلہ کیا وہ آپ تینوں کی اتفاق رائے سے ہوا؟ یا آپ کے درمیان اختلاف بھی ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ مقدمہ کے تمام ایشوز (Issues) کا فیصلہ ہم تینوں کے اتفاق رائے سے ہوا- صرف آپ ہی کے متعلق اختلاف ہوا- بمبئی والی جائیداد کے متعلق آپ نے خلیفہ قادیان سے دعا کرائی اور اسی ہزار نفع ہوا- اس کا پانچواں حصہ 16000 روپیہ آپ نے قادیان روانہ کر دیا- ان دونوں سالیسٹرز کی یہ رائے

باقی صفحہ 6 پر

پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ

آپ چک 33 جنوبی سرگودھا کے رہنے والے تھے- دو میل کے فاصلہ پر ہمارا گاؤں چک 35 جنوبی ہے- اس لئے تین پشتوں سے باجوہ صاحب مرحوم کے خاندان اور ہمارے خاندان کے قریبی تعلقات رہے ہیں- مرحوم کے دادا جان محترم چوہدری علی بخش صاحب میرے دادا جان محترم چوہدری مولا بخش صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کے گہرے دوست تھے- اسی طرح میرے ابا جان محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب (جو ماشاء اللہ بقید حیات ہیں) کے مرحوم باجوہ صاحب کے ابا جان محترم چوہدری شیر محمد صاحب سے بڑے پیار و محبت کے مراسم تھے- بفضلہ تعالیٰ خاکسار نے ان سب بزرگوں کو خوب اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے- اور یہ سب مجھ سے انتہائی شفقت و پیار کا سلوک کیا کرتے تھے-

اس زمانہ میں جبکہ آپ کالج کے طالب علم تھے سائیکل سواری کا ہی زیادہ رواج تھا- اس لئے جب کبھی محترم باجوہ صاحب ہمارے گاؤں میرے چچا محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب سابق ناظر مال آمد کو ملنے تشریف لاتے تو خاکسار اپنے بچپنے کے شوق میں باجوہ صاحب کو کہتا کہ مجھے بھی سائیکل پر سواری کرائیں- چنانچہ آپ مجھے اپنے آگے سائیکل پر بٹھا کر گاؤں کے ایک دو چکر لگا کر میری دلداری کرتے- یہ محبت و پیار کا سلوک خاکسار کے ساتھ آخر دم تک جاری رہا- بہت ہی محبت کرنے والے وجود تھے- حتیٰ کہ جب کبھی آپ کار پر سوار ہو کر دفتر صدر انجمن جا رہے ہوتے تھے تو راستہ میں جب بھی مجھے دیکھ لیتے فوراً کار رکوا کر نہایت شفقت سے مصافحہ کرتے اور حال و خیریت دریافت فرماتے-

محترم باجوہ صاحب خلافت احمدیہ سے فدائیت کی حد تک احترام و اطاعت کا تعلق رکھتے تھے- خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی ارشاد ہوتا اس کی تعمیل بغیر کسی عذر اور بلا چوں و چرا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے- غالباً 1955ء کی بات ہے- جب آپ دوسری دفعہ لنڈن سے واپس تشریف لائے تو مجھے وکالت تبشیر کے ایک کارکن نے بتایا کہ محترم باجوہ صاحب میں یہ خوبی ہے کہ جب بھی آپ کو مرکز سے کسی نئی جگہ تقرری کے احکام ملے تو آپ نے کبھی اپنی جائز مجبوری یا حالات کا عذر کئے بغیر فوراً اس حکم پر بخوشی لبیک کہا-

آپ کو تین خلفاء احمدیت کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا- سب ہی آپ کو قدر اور تعریف کی نگاہ سے دیکھتے تھے- 1944ء کو آپ نے خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی- اور جنوری 1946ء میں آپ کو لنڈن بھیج دیا گیا- قادیان رہ کر دینی تعلیم حاصل کرنے کا موقع آپ کو باقی مربیان کی نسبت بہت کم ملا تھا- اس سلسلہ میں ایک دفعہ ربوہ میں ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے باجوہ صاحب کے بارے میں فرمایا کہ باجوہ صاحب کا لنڈن سے مجھے ایک خط ملا- کہ ایک پیغامی شخص نے ان سے دوران بحث ہماری جماعت پر ایک بظاہر بڑا وزنی اعتراض کیا- حضور نے فرمایا کہ مجھے فکر ہوا- کہ شاید باجوہ صاحب اس شخص کو خاطر خواہ جواب نہ دے سکے ہوں گے- لیکن جب میں نے اسی خط میں آگے ان کا جواب پڑھا- تو عش عش کر اٹھا- بہت ہی خوب مدلل اور مسکت جواب تھا-

محترم باجوہ صاحب نے ایک دفعہ خود بیان فرمایا کہ 1955ء میں جب میں لنڈن سے واپس ربوہ آیا تو میرے پاس کچھ فارغ وقت تھا- میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں ایم- اے انگلش کا امتحان پاس کر لوں- اتفاق سے اگلے روز جمعہ تھا- اور بیت مبارک میں دوران خطبہ میں عین حضرت صاحب کے سامنے بیٹھا ہوا تھا- حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز سے فراغت کے بعد اسی وقت ارشاد فرمایا کہ ابھی فوراً صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ممبران کا اجلاس ہو- اور چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کی خدمات صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دی جائیں- چنانچہ حضرت صاحب کے ارشاد پر فوراً عمل کیا گیا- اور بطور نائب ناظر اصلاح و ارشاد میری خدمات صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دی گئیں- اور پھر تادم حیات صدر انجمن ہی میں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے- وفات کے وقت آپ صدر، صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت سے خدمت سلسلہ بجالا رہے تھے-

مرحبا باجوہ صاحب! آپ نے تعمیل ارشاد خلافت میں سر تسلیم خم کر دیا- تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس عظیم خدمت و سعادت سے سرفراز فرمایا- محترم باجوہ صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی بہت پیار و شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے- 1966ء تا 1969ء محترم باجوہ صاحب حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے- اور پھر 1970ء اور 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورۂ مغربی افریقہ اور دورۂ یورپ میں حضرت صاحب کے ساتھ بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی مصاحبت کا شرف پایا-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے باجوہ صاحب مرحوم کے ساتھ پیار و شفقت کے ایک نظارے کا خاکسار خود گواہ ہے- لنڈن میں صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ 1989ء کے موقع پر خاکسار عام سامعین میں بیٹھا ہوا تھا- محترم باجوہ صاحب بھی ہمارے ساتھ عام سامعین میں بیٹھے تھے- منتظمین جلسہ کو غالباً سٹیج کی ٹکٹ دینے میں سہو ہو گیا- جب حضرت صاحب خطاب کے لئے سٹیج پر تشریف لائے اور حضور کی نگاہ محترم باجوہ صاحب پر پڑی- تو آپ نے فوراً محبت سے اعلان فرمایا ''محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب میرے پاس سٹیج پر تشریف لے آئیں'' چنانچہ محترم باجوہ صاحب تعمیل ارشاد میں عام سامعین کے حلقہ سے اٹھ کر اپنے محبوب آقا کے قدموں میں سٹیج پر جا بیٹھے- قربان جاؤں آقا کے اس پر شفقت سلوک پر جو انہوں نے

باقی صفحہ 7 پر

پاکستان میں موبائل فون سروس

مستقبل میں بڑی کمپنیوں کے آنے سے موبائل فون سروس بہتر اور سستی ہو جائے گی

صغیر احمد قریشی صاحب

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل پاکستان میں موبائل فون کی کافی کھپت ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ صارفین کو اس کے صحیح استعمال کے بارہ میں علم کم ہے، موبائل فون میں بہت سے فنکشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ موبائل فون کمپنی کی طرف سے دی جانیوالی تمام سروسز کے بارہ میں بھی مکمل علم نہیں ہوتا۔

پاکستان میں اس وقت چار موبائل کمپنیز کام کر رہی ہیں پاکٹیل، انسٹافون، یوفون، اور موبل لنک۔ تقریباً ایک سال قبل پاکٹیل اور انسٹافون Merge ہو گئے ہیں۔ اور اب کمپنی کی انتظامیہ تو ایک ہی ہے مگر ابھی بھی اپنی پروڈکٹ کی مارکیٹنگ مختلف کرتے ہیں۔ پاکٹل انسٹافون نے ہی پاکستان میں موبائل فون سروس کا آغاز کیا۔

چاروں کمپنیوں میں فرق کچھ اس طرح ہے کہ پاکٹل اوز انسٹافون سروس (AMPS) یعنی ایڈوانس موبائل فون سسٹم پر، اسی طرح موبلنک اور یوفون سروس (GSM) یعنی گلوبل موبائل سسٹم پر منحصر ہے۔ اس وقت دنیا میں تین جانے پہچانے سسٹم موبائل سروس دے رہے ہیں، GSM, AMPS اور سیٹلائیٹ۔ پاکستان میں یوفون نے سیٹلائٹ فون سروس کا آغاز باہر کی کمپنی تھورائیا سے مل کر کیا۔ انسٹافون (TDMA) یعنی (ٹائم ڈویژن ملٹیپل ایکسس) پر (جو کہ عام طور پر ڈیجیٹل سسٹم کے نام سے جانا جاتا ہے)۔

پاکستان میں بہتر سروس مہیا کرنے کے لئے موبائل کمپنیز نے پاکستان کو تین ریجنز میں یعنی سنٹرل (لاہور)، نارتھ (اسلام آباد اور گردونواح) اور ساؤتھ (کراچی اور گردونواح) تقسیم کیا ہے اور کمپنیز اپنی سروسز بھی ریجنز کے حساب سے مہیا کرتی ہیں کوریج اور سگنلز کو بہتر بنانے کیلئے موبائل کمپنیز کو مختلف جگہوں پر RBS یعنی (ریڈیو بیس سٹیشن) نصب کرنا پڑتے ہیں۔ اسی طرح ہر ریجن میں عموماً ایک MSC یعنی (موبائل سوئچنگ سینٹر) بھی لگایا جاتا ہے۔

پری پیڈ اور پوسٹ پیڈ کنکشن

پری پیڈ سے مراد ہے کہ جو سروس ہم استعمال کرینگے اس کے ایڈوانس پیسے جمع کروانے پڑتے ہیں اور پوسٹ پیڈ اس کے بالکل الٹ ہے۔ پری پیڈ باہر کے ممالک میں (pay as you go) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس میں ہم کارڈ خرید کر اس کے اوپر سکریچ نمبر کو اپنے موبائل میں لوڈ کرتے ہیں۔

چونکہ یہ Affordable ہے اس لئے پاکستان میں یہ کافی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً انسٹافون کا انسٹا ون کارڈ، پاکٹل کا ٹینگو کارڈ، موبلنک کا جیز اور یوفون کا پری پیڈ کارڈ۔ جب کہ پوسٹ پیڈ میں ماہانہ بل کی ادائیگی کرنا ہوتی ہے۔

رومنگ

اگر ایک شخص جس کے پاس اسلام آباد کا نمبر ہے وہ لاہور یا کراچی چلا جاتا ہے تو اس کو رومنگ چارجز ادا کرنا پڑتے ہیں۔ عام طور پر یہ چارجز ریجنز کے حساب سے بھی ادا کرنا ہوتے ہیں۔ انسٹافون اور پاکٹل میں انٹرنیشنل رومنگ نہیں ہے جب کہ موبلنک یہ سروس تقریباً 90 فیصد دنیا کے ممالک میں دے رہا ہے۔

صارفین کے لئے مشکلات

صارفین کے لئے مشکلات عموماً اس وقت شروع ہوتی ہیں جب کوئی بھی موبائل کمپنی ضرورت سے بڑھ کر موبائل کنکشن فروخت کر دے۔ دوسرا یہ کہ ری کنڈیشنڈ اور سستے موبائل فون کے استعمال سے بھی سروس پر کافی فرق پڑتا ہے دراصل یہ ری کنڈیشنڈ فون باہر کے ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں جو کہ دراصل ایکسپائرڈ ہوتے ہیں یہ جب یہاں آتے ہیں تو ان کی کیسنگ تبدیل کر کے ان کو استعمال میں لایا جاتا ہے اور صارفین اس قسم کے موبائل پر سو فی صد سروس کے خواہاں ہوتے ہیں۔

بلنگ

ہر موبائل کمپنی کا اپنا SAC یعنی سنگل ایکسس کوڈ ہوتا ہے مثلاً پاکٹل کا 0303، انسٹافون کا 0320 موبلنک کا 0300 اور یوفون کا 0333 ہے۔ اسی کی بنیاد پر بلنگ ہو رہی ہوتی ہے۔ جب ہم ایک موبائل کمپنی سے اسی موبائل کمپنی میں کال کرتے ہیں تو پہلے ہماری کال کمپنی کے سوئچ سسٹم میں جاتی ہے اگر تو ہمارے اکاؤنٹ میں پیسے ہیں تو کال آگے مل جائے گی وگرنہ خاص قسم کی ریکارڈنگ ہماری رہنمائی کرے گی۔ اس کے علاوہ جب ہم نے اپنے موبائل سے کسی اور کمپنی پر کال کرنا ہو تو وہ پہلے پی ٹی سی ایل کی DTE (ڈیجیٹل ٹرانزٹ ایکسچینج) میں جاتی ہے۔ اور اس طرح انٹرنیشنل کالز پی ٹی سی ایل کے مین گیٹ وے سے ہو کر جاتی ہیں۔

کلوننگ اور سکیننگ

جس طرح کمپیوٹر کی دنیا میں ہیکرز ہوتے ہیں اسی طرح موبائل کی دنیا میں کلونرز ہوتے ہیں۔ دراصل کلوننگ میں اصل صارف کی موبائل سروس کو کوئی دوسرا غلط استعمال کرتا ہے مگر سارا بل اصل صارف کو ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔ جب کہ سکیننگ میں ایک شخص دو پارٹیز کے مابین ہونے والی گفتگو کو آسانی سن سکتا ہے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ کلوننگ اور سکیننگ عام طور پر AMPS یا دوسرے لفظوں میں نان ڈیجیٹل سسٹم میں ہوتی ہے۔ مگر اس چیز کے سدباب کیلئے موبائل کمپنیز میں فراڈ مینیجمنٹ ٹیم ہوتی ہے۔ جو کہ ہر صارف کی Location اور اس کی کال کی میعاد پر ہر لمحہ نظر رکھتی ہے۔

پاکستان میں موبائل فون کا مستقبل

فی الوقت تو صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ کسی بھی موبائل کمپنی کو صارفین کو سروس دینے کیلئے پہلے پی ٹی سی ایل سے لائسنس لینا پڑتا ہے اور ابھی ہر کمپنی پی ٹی سی ایل کے انفراسٹرکچر کو ہی استعمال کر رہی ہے اور اس کے بدلہ میں قیمت ادا کرتی ہے۔ ہر کنکشن پر دو ہزار روپے گورنمنٹ آف پاکستان کا فکس ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ مگر ابھی مستقبل قریب میں موبائل انڈسٹری میں بے پناہ ترقی ہونے والی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 2003ء میں دنیا کی بڑی بڑی موبائل کمپنیز پاکستان میں آنیوالی ہیں مثلاً ووڈافون وغیرہ وغیرہ۔ اور اس وقت پی ٹی سی ایل سے لائسنس لینے کی بھی ضرورت نہ ہوگی بلکہ پی ٹی سی ایل بذات خود باقی کمپنیوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ اور اس وقت ہر کمپنی کو اجازت ہوگی کہ اپنا ذاتی انفراسٹرکچر بنا لیں۔ اس سے قیمتوں میں کافی کمی سے موبائل مزید قابل استعمال ہو جائے گا۔

اگر آپ موبائل فونز کے بارہ میں مزید معلومات کے خواہاں ہیں تو ان کمپنیز کے ویب سائٹ پر بھی جا سکتے ہیں۔

www.instasms.com

www.istaphone.com

www.ufone.com

www.paktel.com

www.mobilinkgsm.com

جماعت احمدیہ کو نیکیوں میں آگے بڑھانا ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

نیکیوں کے لئے بھی عادت پیدا کرنی پڑتی ہے از خود نیکیوں میں دلچسپی پیدا نہیں ہوا کرتی - تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا چکھا کر ساری دنیا کی جماعت کو آگے بڑھانا یہ ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے- اور جب بھی نیکی کی عادت پڑتی ہے تو یہ عادت بدی کی عادت سے زیادہ پختہ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیکی کی عادت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ایک ایسی روحانی دائمی لذت ہے جس کا ردعمل کوئی نہیں مگر بدی کی دلچسپیاں خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں، کتنی طاقت سے اپنی طرف کیوں نہ کھینچیں، ہر شخص جب مزید بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے ضمیر کی ایک آواز ضرور اٹھتی ہے جو اس کو ملامت کرتی ہے اور ہر دفعہ اس ملامت کے Barrier اس کی حدیں پھلانگ کر انسان بدی کے اگلے دور میں داخل ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آواز مر جائے اور جب مر جائے تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی واپسی یا نیکیوں کی طرف واپسی ناممکن ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل اسے سنبھال لے-

پس اب بھی ہم نے دیکھا ہے کہ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی نسلوں کے ذوق سدھر رہے ہیں- وہ بچے جو دن رات کارٹونوں کے سامنے یا خوفناک فلموں کے انتظار میں نہایت ہی مخرب اخلاق فرضی کہانیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یعنی ایسے عادی بن گئے تھے جیسے کوئی نشے میں مبتلا ہو جائے وہ اب سب وہ پروگرام چھوڑ کر احمدیہ پروگراموں کو جن کے اندر سادگی اور فطری ایک جذب ہے، سچائی ہے، فطری جذب ہے، بے اختیاری ہے، کوئی بھی اس میں ایکٹنگ نہیں ہے، اس کے جب عادی بنتے ہیں تو پھر عادی ہوتے چلے جاتے ہیں ایک جگہ سے بھی کبھی آج تک یہ اطلاع نہیں آئی کہ احمدی بچوں نے کچھ عرصہ دیکھا اور اس کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسرے ٹیلی ویژنوں کی طرف منتقل ہو گئے- جب آئے تو ان کا ذوق بڑھتا گیا ان کا تعلق بڑھتا گیا اور جو بھی ہمارے پروگرام ہیں ان کے ساتھ ایک ذاتی وابستگی پیدا ہو گئی ہے-

پس اس پہلو سے آج بھی جو خطبہ براہ راست یہاں سے نشر کیا جا رہا ہے یہ کل عالم میں احمدیت کی یکجہتی اور ایک جان ہونے کا ایک عظیم ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ ممکن نہیں تھا- پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ہماری عالمی یکجہتی کو بڑھائے، ہم ایک مزاج بن کر ابھریں اور وہ جو قومی اور نسلی اختلافات ہیں ان کو مٹانے کے لئے تمام دنیا سے ایک مزاج کے لوگوں کا ایک قوم کا ایسا ابھرنا لازم ہے جو ایک مرکزی دماغ کے ساتھ وابستہ ہو- ایک مرکزی دل کے ساتھ دھڑکتی ہو اور اس کے زیر و بم میں ان کی ساری زندگی ہو-

(از خطبہ-29 نومبر 1996ء- الفضل یکم جنوری 1998ء)

بینن (Benin) میں

اگووی (Agovi) مقام پر احمدیہ بیت کی تعمیر

رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ

اگووی (Agovi)

اگووی نامی گاؤں بینن کے مشہور ڈیپارٹمنٹ الاڈا (Alada) میں واقع ہے- یہ اس بادشاہ کا گاؤں ہے جو 2000ء اور 2001ء کے جلسہ ہائے سالانہ لندن اور جرمنی میں شرکت کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود کے مبارک کپڑوں کا تبرک بھی حاصل کر چکے ہیں-

نو احمدی بادشاہ کا تعلق بھی بنیادی طور پر بت پرست شاہی قبیلہ سے تھا- لیکن احمدیت قبول کرنے سے پہلے یہ عیسائی ہو چکے تھے-

یہاں شدید مخالفت کے باوجود بہت سارے لوگ احمدیت قبول کر چکے تھے لیکن یہاں بیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تربیت میں کئی قسم کے مسائل حائل تھے- چنانچہ جب اگووی گاؤں نے احمدیت قبول کی تو یہاں کے ایک مخلص نو احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تحریک پیدا کی اور اس نے اپنا ایک پلاٹ جو کہ سڑک کے کنارے واقع تھا بیت الذکر کے لئے پیش کرنے کا اعلان کیا- چنانچہ محترم امیر صاحب نے اس کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر کے یہاں کے مربی مکرم مجیب احمد منیر صاحب کو اس کی تعمیر کے لئے نگران مقرر کیا اور ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں احباب کے بھرپور تعاون سے یہ بیت تیار کر لی گئی- جس پر قریباً پانچ لاکھ فرانک سیفا کی رقم خرچ ہوئی-

قریباً چھ میٹر چوڑی اور اتنی ہی لمبی، پختہ صحن اور وسیع لان پر مشتمل اس علاقہ کی یہ پہلی احمدیہ بیت بینن کی تاریخ میں ایک یادگار بیت شمار ہوگی-

افتتاح

مورخہ 16 فروری 2002ء کا دن بیت کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا اور مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر پورتو نووو (Porto Novo) کے مربی نے وہاں کے مقامی مربی کے ساتھ مل کر اس تقریب کے لئے تمام انتظامات کئے-

الاڈا کے نو احمدی بادشاہ اپنی ملکہ کے ہمراہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ہمارے مربیان سے انتظامات کے بارہ میں پوچھتے رہے اور اپنے ذاتی سیکرٹریوں کو دو دن کے لئے خدمت کے لئے پیش کیا-

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن کی قیادت میں سیرے کالے (پاراکو) کی احمدیہ بیت میں شرکت کے لئے آیا-

بیت کو اس تقریب کے لئے خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا- اس تقریب میں شمولیت کے لئے عزت مآب بادشاہ بھی اپنی ملکہ عالیہ اور قریبی ساتھیوں سمیت تشریف لائے تھے- اسی طرح کیتھولک چرچ کے پادری، غیر احمدی مسلم کمیونٹی کے نمائندہ، اور چند اور معززین نے بھی اس بابرکت تقریب میں شمولیت کی-

بادشاہ نے اپنے پرجوش خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا-

غیر احمدی کمیونٹی کے نمائندہ نے بھی اس موقعہ پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ آپس میں اتفاق و اتحاد سے خدمت دین کی کوشش جاری رکھیں-

مہمانوں کی تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا- آپ نے معزز بادشاہ، ملکہ اور دیگر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یقین دلایا کہ جماعت سے جو توقعات رکھی جا رہی ہیں جماعت ان پر پورا اترنے کی کوشش کرے گی- اپنے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے تمام معزز مہمانوں کے ہمراہ بیت کا باقاعدہ رسمی طور پر افتتاح فرمایا اور پھر اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی- اس بابرکت تقریب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آس پاس کے دس دیہات سے 450 افراد نے شرکت کی-

تقریب کے اختتام پر عزت مآب بادشاہ اور ملکہ عالیہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور تمام مہمانوں سے ملاقات کی- انہوں نے بیت کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے تعمیر اور افتتاح کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مربی سلسلہ مکرم مجیب احمد صاحب منیر کی کاوشوں کو بہت سراہا - انہوں نے صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں اس موقع پر بہت ہی خوشی محسوس کر رہا ہوں- میری دعا ہے کہ اس علاقہ میں بکثرت احمدیہ بیوت الذکر تعمیر ہوں اور احمدیت کو ترقی ملے تاکہ خدمت انسانیت کی راہیں کھلیں-

افتتاحی تقریب کے اختتام پر بیت کی تعمیر کے دوران لکڑی کا سارا کام نہایت ارزاں نرخوں پر بہت محبت اور خلوص سے کرنے والے ایک عیسائی بڑھئی نے لکڑی کا بنا ہوا اس بیت کا ایک خوبصورت ماڈل محترم میر صاحب کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے صرف ایک دن میں تیار کیا تھا-

(الفضل انٹرنیشنل 17 مئی 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34238 میں ایم ایم رجب علی ولد الحاج محمد علی مورال پیشہ زراعت عمر 38 سال بیعت 1997ء ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زرعی زمین رقبہ 52`3 ڈیسیمل واقع بنگلہ دیش مالیتی 315000/- ٹکہ- اس وقت مجھے مبلغ 1750/- ٹکہ ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ایم ایم رجب علی ولد الحاج محمد علی مورال بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 شیخ سفر الدین ولد شیخ تعمیر الدین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد مرحوم کالو سردار بنگلہ دیش

مسل نمبر 34240 میں بیگم صالحہ ماجد صاحبہ زوجہ ایس ایم عبدالماجد پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت 1969ء ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین واقع بنگلہ دیش رقبہ ایک ایکڑ 32 ڈیسیمل مالیتی 120000/- ٹکہ- 2- حق مہر 1001/- ٹکہ- اس وقت مجھے مبلغ 6000/- ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد نمبر 1 ہے- مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ بیگم صالحہ ماجد زوجہ ایس ایم عبدالماجد بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایس ایم عبدالماجد ولد مرحوم سید علی سردار بنگلہ دیش خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد کالو سردار بنگلہ دیش

مسل نمبر 34241 میں ایس ایم ابوکوثر ولد مرحوم شمس الرحمٰن ٹی کے پیشہ ٹیچر عمر 55 سال بیعت 1963ء ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین رقبہ 4 ایکڑ 62 ڈیسیمل واقع بنگلہ دیش مالیتی 350000/- ٹکہ- 2- Dwelling House واقع بنگلہ دیش رقبہ ایک ایکڑ 90 ڈیسیمل مالیتی 172727/- ٹکہ- اس وقت مجھے مبلغ 73800/- ٹکہ سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں- اور مبلغ 41200/- ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے-

العبد ایس ایم ابوکوثر ولد مرحوم شمس الرحمٰن ٹی کے بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایس کے سفر الدین ولد مرحوم ایس کے تعمیر الدین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد مرحوم کالو سردار بنگلہ دیش

بقیہ صفحہ 4

تھی کہ وہ رقم آپ کے ذمہ لگائی جاتی میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا صرف اسی ایک ایشو کے لئے ہمیں تین بار میٹنگ کرنی پڑی- آخر وہ میرے ساتھ متفق ہو گئے-

دیکھو اس مقدمہ سے خدا کی قدرت کا کیسا عظیم الشان نشان ظاہر ہوتا ہے-

(نام 28 دسمبر 1939ء جلد نمبر 42 ص 37)

(مرسلہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد سعید خالد صاحب مربی سلسلہ حال وکالت تبشیر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 جولائی 2002ء بروز بدھ تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام "مفلحہ خالد" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر کی پوتی اور اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم (ر) نائب تحصیلدار دارالعلوم غربی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد یعقوب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر (PAF) دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے مکرم محمد داؤد اجمل صاحب ٹورانٹو (کینیڈا) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 جون 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام ذیشان اجمل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبشر احمد شاہد صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت مرل ضلع سیالکوٹ کے بھائی مکرم نعیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16 جون 2002ء کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام شعیب احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم روشن دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کا پوتا اور مکرم ملک عبدالرشید آف کھرپا کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور باعمر اور خادم احمدیت بنائے۔ آمین

مکرم سعید احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ گلشن جامی کراچی لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم محمود احمد شاہد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "ہاشم محمود" نام عطا فرمایا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عطیہ چشم، صدقہ جاریہ

سانحہ ارتحال

مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ وکالت وقف نو کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد 75 سال کی عمر میں مورخہ 27 جون 2002ء اپنے گاؤں میں وفات پاگئیں۔ آپ محترم چوہدری جلال الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 6 بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم الحاج محمد صبغت اللہ احمدی ابن مکرم الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بنگلور بعمر قریباً 80 سال مورخہ 5 جون 2002ء کو انتقال کر گئے۔ بنگلور سے مورخہ 8 جون 2002ء کی شام کو آپ کا جسد بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر اور وہاں سے قادیان لایا گیا۔ جہاں مورخہ 9 جون 2002ء کو صحن مدرسہ احمدیہ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز قادیان نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا حکیم صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے سات بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں مکرم محمد عرفان اللہ صاحب، مکرم محمد حشمت اللہ صاحب احمدی، مکرم محمد برکت اللہ صاحب احمدی، مکرم محمد شوکت اللہ صاحب احمدی اور مکرم محمد نصرت اللہ صاحب احمدی ساکنین بنگلور شامل ہیں۔ آپ دعا گو بزرگ تھے اور ناظم انصار اللہ کرناٹک کے طور پر خدمات کی توفیق پارہے تھے۔ جلسہ برطانیہ میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کی اور وہاں وقف عارضی بھی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سہ روزہ تربیتی پروگرام

حلقہ دارالعلوم وسطی کا پروگرام 23 تا 25 جون 2002ء کو ہوا۔ اختتامی تقریب 25 جون کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ تھے۔ حاضری 178 رہی۔

حلقہ عقب ہسپتال دارالصدر شرقی کا پروگرام 24 تا 26 جون ہوا۔ اختتامی تقریب 26 جون کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی تھے۔

دارالعلوم جنوبی حلقہ احد کا پروگرام 26 تا 28 جون تک ہوا۔ اختتامی تقریب مورخہ 28 جون کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تھے۔ حاضری 170 رہی۔ خدام نے خوبصورت کیمپنگ بھی کی۔

حلقہ دارالبرکات کا پروگرام 27 تا 29 جون تک ہوا۔ اختتامی تقریب 29 جون کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر انصار اللہ صف دوم تھے۔ حاضری 225 رہی۔

دارالصدر غربی حلقہ قمر کا پروگرام 28 تا 30 جون تک ہوا۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 30 جون کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے حاضری 175 رہی۔

فری میڈیکل چیک اپ واقفین نو

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب مورخہ جولائی 2002ء سے واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ بیت البشیر دارالرحمت شرقی کی بجائے اپنے کلینک (النصرت چلڈرن کلینک) نزد ریلوے اسٹیشن ہر جمعہ کے دن بعد از خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 2 گھنٹے کے لئے کیا کریں گے پہلا اور تیسرا جمعہ بچوں کیلئے دوسرا اور چوتھا جمعہ بچیوں کیلئے ہوگا چیک اپ کے لئے آنے والے بچوں اور بچیوں کے ساتھ سرپرست اور حوالہ نمبر ہونا ضروری ہے۔ بیرون ربوہ کے واقفین نو بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ تاہم ایمرجنسی کی صورت میں فون نمبر 211884 پر وقت لے کر آئیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ (وکالت وقف نو)

نکاح

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب لکھن دارالعلوم غربی حلقہ ثناء تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد عباس صاحب ابن مکرم محمد الیاس صاحب چک نمبر 296 مصطفیٰ آباد تحصیل گوجرہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ ناہید اختر صاحبہ بنت مکرم مبارک علی صاحب چک نمبر 354 ج۔ب قادر آباد تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بعوض مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 28 جون 2002ء کو احمدیہ بیت الحمد گوجرہ میں مکرم رانا محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت نیز مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد آپ موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چار دیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم فہمیدہ رضا صاحبہ دارالعلوم جنوبی ربوہ لکھتی ہیں۔ خاکسار کے خاوند مکرم ملک رفیق احمد صاحب پنشنر دفتر امانت تحریک جدید طویل بیماری کے بعد مورخہ 22 جون 2002ء کو وفات پاگئے۔ مورخہ 23 جون 2002ء لواحاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے صبح نو بجے نماز جنازہ پڑھائی جس میں دفاتر کے کارکنان کے ساتھ ساتھ دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ عام قبرستان میں قبر تیار ہونے پر مکرم لطیف احمد صاحب جھمٹ نائب وکیل المال ثالث تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

ایک دیرینہ خادم سلسلہ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ محترم باجوہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور اسی طرح جماعت کے سب واقفین زندگی کو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنی محبت سے اپنی حفاظت و پناہ میں مقبول خدمات سلسلہ بجا لانے کی سعادت بخشے۔ آمین

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ
80% سے زائد نتائج حسب امید: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار	8-جولائی	زوال آفتاب	1-13
☆ سوموار	8-جولائی	غروب آفتاب	8-20
☆ منگل	9-جولائی	طلوع فجر	4-28
☆ منگل	9-جولائی	طلوع آفتاب	6-07

دہشت گردوں کے اعداد و شمار جمع کر لئے ہیں وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردی اور فرقہ وارانہ ہلاکتوں کے خاتمہ کو اولین ترجیح دے رہی ہے کراچی بم دھماکے کے دو ملزموں کی شناخت ہو گئی- اکرم لاہوری نے بتایا ہے کہ اس کے ایک سو ساتھی ملک میں کام کر رہے ہیں- وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ اس کی دی گئی معلومات کی مدد سے تمام ساتھی گرفتار کر لیں گے- ہم نے دہشت گردوں کے اعداد و شمار جمع کر لئے ہیں جلد نیٹ ورک توڑ دیں گے-

پاکستان کو 5 جدید ترین امریکی ہیلی کاپٹرز کی امداد القاعدہ اور طالبان کے مفرور افراد کی گرفتاری کیلئے امریکہ نے پاکستان کو پانچ جدید ترین ہیلی کاپٹرز فراہم کر دیئے ہیں- جن میں جدید مواصلاتی نظام اور فضائی نگرانی کے آلات نصب ہیں- اس کے علاوہ امریکہ پاکستان کو تین جدید ترین جاسوسی طیارے بھی فراہم کرے گا-

شمالی وزیرستان میں تصادم 8 ہلاک شمالی وزیرستان ایجنسی کے اراضی کے تنازعے پر دو متحارب قبائل کے درمیان تصادم کے نتیجے میں 8- افراد ہلاک اور دس شدید زخمی ہو گئے- لڑائی میں راکٹ لانچروں اور بھاری اسلحہ کا استعمال کیا گیا-

سرگودھا سے القاعدہ کے چار جنگجو گرفتار سرگودھا میں القاعدہ اور طالبان کے ارکان کی تلاش کیلئے لاہور سے آنے والے حساس اداروں کی ٹیم نے چار مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے تاہم سرگودھا پولیس ان چھاپوں کے بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہے-

پنچائتی سسٹم غیر ضروری ہے انسانی حقوق کمیشن کی سیکرٹری حنا جیلانی نے کہا ہے کہ جرگہ اور پنچایت سسٹم غیر قانونی ہے عدالتوں کی موجودگی میں اس کی کوئی ضرورت نہیں- ان میں فیصلے کروانے والے جاگیردار اور وڈیرے ہی غریبوں کی عزت سے کھیلتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جب جتوئی میں پنچائیت نے لوگوں کے سامنے یہ فیصلہ دیا اس وقت پولیس کیا کر رہی تھی- حکومت پولیس کی حالت زار بہتر بنانے کی بجائے ان کو درست کرے-

سیاسی جماعتوں سے مشورے کی حکمت عملی صدر جنرل مشرف کی صدارت میں اجلاس میں آئینی ترامیم پر سیاست دانوں اور سیاسی پارٹیوں سے مشاورت کی حکمت عملی کو حتمی شکل دے دی گئی- صدر مشرف کی صدارت میں اجلاس میں وفاقی وزیر قانون، چیئرمین این آر بی اور اٹارنی جنرل نے بھی شرکت کی-

بھارت میں سوسالہ مسجد شہید بھارت کے صوبہ گجرات کے دار الحکومت احمد آباد کی بلدیہ نے داسنا محلہ میں سوسالہ پرانی مسجد کو چند گھنٹے کے نوٹس پر نصف شب کے قریب شہید کر دیا- بلدیہ کے ہاتھوں مسجد کی شہادت کے خلاف کارپوریشن کی مختلف کمیٹیوں کے 19 مسلمان ممبروں نے احتجاجاً استعفے دے دیئے ہیں- مسجد کو ہندوؤں نے حالیہ مسلم کش فسادات میں نقصان پہنچایا تھا اور مسلمانوں نے چند روز قبل ہی اس کی مرمت کی تھی- مسلمانوں نے اس سانحہ کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے-

جنگ چھڑ سکتی ہے بھارتی آرمی چیف پدمنا بھن نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کے امکانات کم نہیں ہوئے اور کسی بھی وقت جنگ چھڑ سکتی ہے- بھارت کے نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف سخت موقف برقرار رکھیں گے- فوجوں کی واپسی پاکستانی رویئے پر منحصر ہے-

دو فلسطینی چوکیاں تباہ اسرائیلی فوج غزہ کے علاقہ میں خان یونس کے قریب ایک گاؤں میں داخل ہو گئی اور اس نے دو فلسطینی چوکیوں اور ایک گھر کو تباہ کر دیا- اسرائیلی فوج نے گھر گھر تلاشی کے دوران متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا-

افغانستان میں امریکہ پر پابندی افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے امریکی بمباری سے بے گناہ لوگوں کی ہلاکت پر افسوس کرتے ہوئے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ طالبان اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عام لوگوں کو نشانہ بنانے سے گریز کرے- اور افغانستان میں کسی بھی آپریشن سے قبل افغان وزارت دفاع کو مطلع کرے- گورنر ارزگان نے کہا ہے کہ امریکی فوجوں نے بارات پر بمباری کرنے والے مخبر ہمارے حوالے نہ کئے تو انہیں بھی دشمن سمجھیں گے-

عراقی تنصیبات پر حملہ امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے شمالی عراق میں شہری آبادی اور سرکاری تنصیبات پر فضائی حملہ کیا- ایک مکان تباہ ہوا- کوئی جانی نقصان نہیں ہوا- عراقی توپوں نے جوابی کارروائی کی-

بھارت میں شدید بارشیں بھارت کے مختلف علاقوں میں موسم برسات کی بارشوں کے باعث سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور 30 ہزار افراد پانی میں گھرے ہوئے ہیں- صوبہ گجرات میں ڈیم ٹوٹنے سے وسیع علاقہ زیر آب آ گیا ہے-

لاس اینجلس ایئرپورٹ پر فائرنگ امریکی یوم آزادی پر لاس اینجلس ایئرپورٹ پر ایک شخص کی فائرنگ سے 3 ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے- حملہ آور مصری شہری جدید اسلحہ سے لیس تھا- سیکورٹی الرٹ ہونے کے باعث حملہ آور کو موقع پر ہلاک کر دیا گیا-

کمپیوٹر ٹیکنالوجی کمپنیاں جنوبی کوریا کے ایک اخبار میں تفصیلی رپورٹ میں لکھا ہے کہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے حوالے سے معروف کمپنیوں نے ایشیا کا رخ کر لیا ہے- بالخصوص 11 ستمبر کے واقعات کے بعد کساد بازاری نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے- ترقی یافتہ ممالک زیادہ متاثر ہوئے- اس لئے کمپیوٹر ادارے ایسی منڈی کی تلاش میں تھے جو انہیں سہارا دے اگرچہ ایشیا پر پہلے ہی ان کی گرفت خاصی مضبوط تھی لیکن 11 ستمبر کے واقعات نے انہیں تیزی سے اس منڈی کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کر دیا- ان اداروں میں مائیکروسافٹ آئی بی ایم اے ایم ڈی انٹیل سمیت دیگر کئی کمپنیاں شامل ہیں- اس سلسلہ میں بالخصوص جاپان اور جنوبی کوریا کو ہدف بنایا جا رہا ہے-

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

داخلہ گیارہویں جماعت
F.A /F.Sc ,ICS
نیشنل کالج کی دونوں برانچوں میں گیارہویں جماعت F.A/F.Sc,ICS میں طلباء وطالبات کے داخلوں کا آغاز ہو چکا ہے- داخلہ کی آخری تاریخ 24 جولائی 2002ء
نیشنل کالج ربوہ
فون بوائز 212034 فون گرلز 213757

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

کاہلوں موٹرز
شوروم - ورکشاپ - سروس اسٹیشن ہر قسم کی گاڑیوں کا کام کیا جاتا ہے- ڈیزل انجن کی آلٹریشن بھی کی جاتی ہے موبل آئل اور فلٹر بھی دستیاب ہیں
تین ماہ تک کار انجن ٹیوننگ فری
کاہلوں موٹرز مین سرگودھا روڈ ربوہ
چیف ایگزیکٹو: چوہدری منصور احمد کاہلوں
Ph: 04524-214514

مڈوے موٹرز
ہماری ورکشاپ میں ہر قسم کی گاڑیوں کی مرمت (ریپئرنگ) اوور ہالنگ - ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ وڈننگ - پینٹنگ آٹو الیکٹرک اور اے سی کا کام نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے- نیز سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں-
گولڑہ موڑ بالمقابل سی ایم ٹی مین گیٹ اسلام آباد
فون 5476460

طالب دعا: نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس
پیش ہر قسم کی کاربائیڈ ٹپ کی کوئی ورک کے لئے تشریف لائیں
نیز انڈسٹریل مینفیکچرنگ اور سپارک روزن کا معیاری کام کیا جاتا ہے
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17- انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61